السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اس علاقہ میں میں یہ رواج ہے کہ جب مرد کو دفن کرچکتے ہیں۔ تو میت کے رشتہ داروں میں سے کوئی آدمی ایک یا چند قرآن مجید حاجیوں اور حافظوں سے بلاکر کہتا ہے کہ میں نے یہ قرآن مجید اس میت کے متروکہ نماز وروزہ کے عوض تم کو دیتا ہوں اور پھر وہ آدمی اسی طرح دوسرے کو وہ قرآن مجید بخشتا ہے اور پھر وہ کسی اور کو علی ہذاالقیاس چند بار اس کو پھیر کر پھر اسی آدمی کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ اواس طرح کرنے سے ان کا خیال ہے کہ اس کے نماز روزہ جو کہ اس کے زمہ واجب الادا تھے اس سے ساقط ہوجاتے ہیں۔ اور اس علاقہ کے بعض علماء اس کی عوام کو تلقین کرتے ہیں۔ کیا اسی طرح نماز روزہ ساقط ہوجاتے ہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح کا اسقاط جائز نہیں ہے درمختار میں ہے کہ اگر روزہ کے فدیہ کی مرنے والا وصیت کہ جائے تو اس کے وارث ارادا کردیں تو اس سے ساقط ہوجائے گا۔ اور اگر وصیت نہ کرے۔ اور وارث از خود ادا کریں۔ تو یہ صحیح نہیں۔ بخلاف نماز کے کہ وہ بدنی عبادت ہے۔ اور حج میں نیابت جائز ہے۔ شامی میں ہے ک اس طرح میت سے نماز ساقط نہیں ہوتی۔ اور ایسے ہی روزے کا حکم ہے۔ ہاں اگر ورثہ خود نماز پڑھیں۔ او روزہ رکھیں اور اس کا ثواب میت کو بخشیں تو صحیح ہے کیونکہ آدمی اپنا عمل غیر کو ہبہ کرسکتا ہے۔ عبادت تین قسم کی ہے۔ مالی۔ بدنی۔ اور مرکب مالی عبادات مثلاً ذکواۃ وغیرہ میں نیابت جائز ہے۔ جب کہ اس کی قدرت نہ ہو اور بدنی عبادات میں نیابت جائز نہیں۔ مثلاً نماز روزہ اور مرکب عبادات مثلاً حج وغیرہ میں اگر نفلی ہو تو نیابت جائز ہے۔ اگر فرضی ہو و نیابت جائز نہیں۔ میت اگر روزہ کے فدیہ کی وصیت کرجائے تو درست ہے۔ اور اگر وارث از خود فدیہ دیں تو امام محمد نے زیادت میں کہا ہے کہ امید ہے اللہ اس کو معاف فرمائے گا۔ اور عجز کی حالت میں رہی ہوئی نمازون کو بھی بعض نے روزہ پر قیاس کیا ہے۔ لیکن روزے کے متعلق تو یقین سے کہتے ہیں کہ وہ فدیہ ہوگیا۔ اور نماز کے متعلق توقع کے الفاظ بیان کرتے ہیں۔ اگر آدمی اپنی بیماری کی حالت میں نمازوں کا فدیہ دے تو یہ جائز نہیں ہے۔ اگر بوڑھا آدمی جو روزہ کی طاقت نہ رکھتا ہو۔اپنے روزے کا فدیہ دے تو جائز ہے۔ اور عاجز آدمی نماز کا فدیہ نہیں دے سکتا۔ اگر ویسے نہ پڑھ سکتا ہو تو اشارہ سے پڑھے۔ اگر اشارے کی طاقت بھی نہ ہو تو جب نمازیں زیادہ ہوجایئں گی تو ساقط ہوجایئں گی۔ ہاں روزے کا فدیہ چونکہ نص سے ثابت ہے۔ اس پر نماز کو قیاس نہیں کیا جاسکتا بدنی عبادت میں نیابت اصولاً منع ہے۔ الحاصل ایسی اسقاط کتاب وسنت اور فقہ کی کتابوں کے بھی برخلاف ہے۔ خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ یہ عیدہ بھی شامل ہوجائے کہ اس طرح فرائض ساقط ہوجاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ شامی کی عبارت کے مطابق ورثاء خود نماز روزہ ادا کرکے اس کو ثواب پہنچایئں۔ واللہ اعلم

(رشید احمد۔ عبد الوہاب۔ محمد وسیم الدین۔ محمد اسد علی۔ محمد عبد المطلب۔ سید محمد نزیر حسین فتاوی نزیریہ ص 203)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 345

محدث فتویٰ